291

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۲۷۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۱۷۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۷۔ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷۷

[illegible] الفضل

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵۔ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ کھانسی۔ زلہ۔ سردرد۔ اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۷۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفانہ قابلیت کا اعتراف

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے قلم سے

جماعت احمدیہ کے ناکام حریف مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہر پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کر کے ناکامی و نامرادی کا مونہہ دیکھ چکے۔ اب کچھ عرصہ سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ”مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ اس موضوع پر ہمارے ساتھ بحث کر لی جائے۔“ ”مرزا صاحب کے قابل مصنف ہونے پر اتباع مرزا ہم سے گفتگو کر لیں!“ ”دوسرے مسائل اختلافیہ پر بحثیں ہو چکی ہیں۔ صرف یہی ایک موضوع باقی ہے۔“ (اہلحدیث ۲۔ نومبر ۱۹۴۲ء)

حالانکہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفانہ قابلیت کا اعتراف آج سے بہت عرصہ قبل اپنے قلم سے کر چکے ہیں۔ اور اس اقرار کے بعد انہیں حضور علیہ السلام کی اس قابلیت سے انکار مناسب نہ تھا۔

جب آریہ سماجیوں کی طرف سے شروع شروع میں یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ ”ہندو“ نام از راہ تعصب مسلمانوں کی طرف سے ان کو دیا گیا ہے۔ ان کے اپنے بزرگوں کا رکھا ہوا یہ نام نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں پر اس الزام کے جواب میں قلم اٹھایا۔ اور اس کی پُرزور تردید کی۔ آخر جب اس موضوع پر بحث کا میدان گرم ہوا۔ تو پادری ٹامس ہاول بشیر صاحب نے عیسائی اخبار ”نور افشاں“ کے ایک خاص ضمیمہ میں اس موضوع پر اظہار خیالات کیا اور ثابت کیا۔ کہ ہندوؤں کا یہ دعوےٰ بالکل غلط ہے۔ کہ ان کا یہ نام مسلمانوں نے از راہِ تعصب رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے بھی پہلے یہ قوم اسی نام سے موسُوم تھی۔ ”نور افشاں“ کے اس ضمیمہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک ریویو لکھا تھا۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ :۔

”راقم نے ضمیمہ مندرجہ عنوان غور سے مطالعہ کیا۔ بہت صحیح پایا۔ بے شک اس لائق ہے۔ کہ جب تک آریہ صاحبان کی طرف سے اس کا حرف بحرف جواب نہ ملے ہم اور ہر منصف مزاج آدمی اس کو لاجواب سمجھے۔ اگرچہ اس بہتان کو پہلے ہی سے ہمارے مہربان کرمفرما ئے فخر پنجاب جناب معلی القاب حضرت مولانا مولوی میرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد نے بڑی تحقیق سے بودا ثابت کیا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ پادری صاحب نے ہماری غیرت میں اس کو بے ثبوت ثابت کیا ہے۔ لہذا پادری صاحب کی مساعی جمیلہ قابلِ شکر گزاری ہیں!“ (اخبار ریاض ہند ۲۱۔ مئی ۱۸۸۵ء)

یہ حوالہ پیش کر کے ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ اُس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وُہ کونسی خوبی اور کونسا کمال تھا۔ کہ جس نے آپ کے نزدیک انہیں ”فخر پنجاب“ اور حضرت وغیرہ معلی القاب کا مستحق بنا دیا تھا۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ وُہ زمانہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اگر رُوشناس تھے۔ تو صرف ایک مصنف اور مضمون نویس کی حیثیت سے کسی اور حیثیت سے نہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی آپ کا ذکر مصنف اور مضمون نویس کی حیثیت سے ہی کیا ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ اس وقت مولوی صاحب آپ کو ایک مصنف کی حیثیت میں ”فخر پنجاب“ کا درجہ دیتے تھے۔ اور کم سے کم اس حیثیت میں ان کے نزدیک پنجاب بھر میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ لیکن حیرت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو حیثیت ۱۸۸۵ء میں یعنی آج سے قریباً ۵۷ سال قبل ان کو مسلم تھی۔ اور جس کا اعتراف انہوں نے بڑے شاندار الفاظ میں کیا تھا۔ آج وُہ اسے معمولی طور پر بھی ثابت شدہ ماننے کو تیار نہیں۔ بلکہ اس کا انکار کرتے ہُوئے جماعت احمدیہ کو چیلنج دے رہے ہیں۔ کہ وُہ اس موضوع پر ان سے مباحثہ اور مناظرہ کرے۔ ہم مولوی صاحب کے اس چیلنج کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک قابل مصنف ہونے کے ثبوت میں سب سے پہلی دلیل مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ شہادت پیش کرتے ہُوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ آج سے ۵۷ سال قبل کے مولوی ثناء اللہ صاحب کی رائے کو جھٹلانے کی جُرأت نہ کریں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو اتنا تو سوچنا چاہیئے۔ کہ جو موضوع اتنے عرصہ سے فیصلہ شدہ ہے۔ اور جو بات ان کی مسلمہ ہے۔ اسے آج زیر بحث لانے کا چیلنج دینے سے سنجیدہ اور علمی دُنیا ان کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم نہیں کر سکتی۔ یہ کج بحثی۔ ضدی۔ اور خواہ مخواہ جھگڑنے والوں کا شیوہ تو بے شک ہے۔ لیکن ایک دیانت دار۔ حق پسند حق جو۔ اور خشیت اللہ رکھنے والے مُسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ جو بات دیانتداری سے سمجھ میں نہ آئے اس کی تحقیق میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایک بات کو جانتے بوجھتے۔ سمجھتے اور دل سے مانتے ہُوئے محض گرم بازاری اور غوغا آرائی کے لئے اس پر بحث کے لئے دوسروں کو دعوت دیتے رہنا ایک ایسا مشغلہ ہے۔ جو مذہبی علماء کہلانیوالوں کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں اس آڑ میں اگر دکانداری چمکانا۔ اور چیلا دیرائی بمہ داغی کا رُعب بٹھانا مقصُود ہو۔ تو اور بات ہے :۔

نوٹ: انشاء اللہ تعالیٰ آج بروز جمعرات نشر و اشاعت کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ٹریکٹ پوسٹ کئے جاویں گے :۔

چندہ تبلیغ خاص اور سابقون کی فہرست میں شامل ہونیوالے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ خاص کے چندے کے متعلق یہ فرما چکے ہیں۔

"جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ نقد ادا کر دے۔ اور اگر زیادہ رقم دینا چاہتا ہے۔ اور ساری رقم اس کے پاس نقد نہیں۔ تو بقیہ بعد ادا کرنے کے لئے وقت مقرر کر دے۔ پھر خود ہی اس وقت تک بھیجدے۔ کوئی دفتر اس بارے میں یاد دہانی نہ کرائے گا۔ غرض یکمشت وعدہ کی رقم ایک ماہ تک آجانی چاہیئے۔ کیونکہ جلد حصہ لینے والے سابقون میں شمار ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور اسی ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جو سابقون کو ملتا ہے۔"

اس وقت تک تبلیغ خاص کا چندہ صرف ۸۷ جماعتوں کی طرف سے آیا ہے۔ جن کی فہرست شائع ہو چکی افراد براہ راست ارسال کرنے والے علاوہ ہیں۔ حالانکہ اس وقت تک تقریباً تمام جماعتوں کی طرف سے آجانا ضروری تھا۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی مدت مقرر فرمائی تھی۔ جو ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو ختم ہو جاتی ہے۔ چونکہ بعض جماعتوں اور بعض افراد نے لکھا ہے۔ کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں تنخواہ ملنے پر تبلیغ خاص کا چندہ ارسال کر دیں گے۔ اور کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۵ نومبر ۱۹۴۲ء کا خطبہ دیر سے ملا تھا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تبلیغ خاص کا چندہ جو جماعتیں یا افراد ۱۰ دسمبر ۱۹۴۲ء تک ارسال کریں گے۔ وہ بھی سابقون کی تاریخ یعنی ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء کے اندر ادا کرنے والے سمجھے جائیں گے۔

پس ایسے دوست جنہوں نے دسمبر یا بعض وہ جنہوں نے جنوری ۱۹۴۳ء میں رقم دینے کا وعدہ لکھوایا ہے کوشش کر کے دسمبر کے پہلے عشرہ میں ہی ادا کر کے سابقون میں شامل ہوں۔

جن جماعتوں کی طرف سے ابھی کوئی چندہ نہیں آیا۔ انہیں اول تو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کی فہرست وعدہ مکمل کر کے ارسال کر دیں ساتھ ہی روپیہ بھی۔ لیکن اگر روپیہ سارا اس وقت نہ ہو سکے۔ تو روپیہ کے ادا کرنے کا وقت معین کر دیں۔ اور وعدہ کی فہرست میں لکھ دیں۔ کہ رقم فلاں وقت ارسال ہوگی۔ اسی طرح افراد بھی جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا ہے۔ اگر روپیہ اس وقت پاس نہ ہو۔ تو وعدہ لکھ کر حضور کی خدمت میں براہ راست یا دفتر کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔ اور اس میں نوٹ کر دیں کہ رقم فلاں تاریخ تک ارسال ہوگی۔ اور پھر خود ہی روپیہ ارسال کر دیں۔ بہرحال جن جماعتوں اور افراد نے ابھی حصہ نہیں لیا۔ وہ فوری توجہ کر کے وعدے ارسال کریں۔ اور جس قدر روپیہ ہو سکے وہ بھی اور بقیہ رقم کے لئے وقت معین کر دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش

اس سال بھی حسب معمول سالانہ جلسہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی اشیاء کی نمائش ہوگی۔ احمدی خواتین کو چاہیئے۔ کہ عمدہ سے عمدہ اشیاء تیار کر کے ۱۵ دسمبر تک بھیج دیں۔ نیز قادیان کے تمام محلوں کی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے اپنے محلہ میں اعلان کر دیا جائے۔ کہ ۱۵ دسمبر تک اشیاء تیار ہو جانی چاہئیں۔ اس دن میں سیکرٹری صاحبات کی خدمت میں حاضر ہو کر اشیاء وصول کروں گی۔

خاکسار منتظمہ صنعتی نمائش

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۹ ۹/۴۲ سے ۷ ۱۱/۴۲ تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

۱۷۸۹۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ یو۔پی
۱۷۹۰۔ رضیہ بیگم صاحبہ ″
۱۷۹۱۔ محمود حسن صاحب ″
۱۷۹۲۔ اورنگ زیب خان صاحب میانوالی
۱۷۹۳۔ معراج بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۷۹۴۔ اللہ دتہ صاحب ″
۱۷۹۵۔ عبد الرزاق صاحب بنگال
۱۷۹۶۔ عبد الحمید خان صاحب کشمیر
۱۷۹۷۔ حاجی رشید احمد خان صاحب ملتان
۱۷۹۸۔ اقبال بیگم صاحبہ ″
۱۷۹۹۔ نواب خان صاحب فیروزپور
۱۸۰۰۔ ملک خادم حسین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۸۰۱۔ خلیل الرحمٰن صاحب یو۔پی
۱۸۰۲۔ محمد مہدی صاحب کپورتھلہ
۱۸۰۳۔ ابراہیم صاحب ″
۱۸۰۴۔ محمد اسلم صاحب سیالکوٹ
۱۸۰۵۔ رجو بی بی صاحبہ اڑیسہ
۱۸۰۶۔ فضل نور صاحب گجرات
۱۸۰۷۔ فقیر محمد صاحب بنگال
۱۸۰۸۔ شائستہ بی بی صاحبہ ″
۱۸۰۹۔ شاہ جہان خاتون صاحبہ ″
۱۸۱۰۔ Musammal Fulbala Bibi ″
۱۸۱۱۔ مودی شاہ صاحب لاہور
۱۸۱۲۔ برکت اللہ صاحب انبالہ
۱۸۱۳۔ سلوار خان صاحب راولپنڈی
۱۸۱۴۔ محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ
۱۸۱۵۔ دین محمد صاحب گورداسپور
۱۸۱۶۔ محمد ابو نصر صاحب اڑیسہ
۱۸۱۷۔ محمد صدیق صاحب بہاولپور
۱۸۱۸۔ محمد اسحٰق صاحب بمبئی
۱۸۱۹۔ محمد بوٹا صاحب سندھ
۱۸۲۰۔ عبد الوہاب صاحب اڑیسہ
۱۸۲۱۔ سہیرا صاحب کشمیر
۱۸۲۲۔ مرزا عبد الرحمٰن صاحب راولپنڈی
۱۸۲۳۔ شیخ محمد اکبر صاحب بنگال
۱۸۲۴۔ عظیمت النساء صاحبہ بنگال
۱۸۲۵۔ محمد یوسف صاحب ″
۱۸۲۶۔ اسحٰق صاحب ″
۱۸۲۷۔ نور جہاں صاحبہ ″
۱۸۲۸۔ علی نواز خان صاحب ″
۱۸۲۹۔ محمد سمیع العالم صاحب ″
۱۸۳۰۔ ولی میاں صاحب ″
۱۸۳۱۔ عبد السلام صاحب فرسٹ ۱۲ ایڈوانس بیس
۱۸۳۲۔ حکیم حاکم شاہ صاحب جھنگ
۱۸۳۳۔ سردار خان صاحب گورداسپور
۱۸۳۴۔ مشتاق احمد صاحب ″
۱۸۳۴م۔ محمد یٰسین صاحب ″
۱۸۳۵۔ حسین بی بی صاحبہ ″
۱۸۳۶۔ سلیمہ بی بی صاحبہ ″
۱۸۳۷۔ سردار محمد صاحب ″
۱۸۳۸۔ سروری صاحبہ یو۔پی
۱۸۳۹۔ خورشید امنہ } سروری صاحبہ } ″
۱۸۴۰۔ سید محمد صدیقی صاحب ہانسی حصار
۱۸۴۱۔ برکت علی صاحب بہاولپور
۱۸۴۲۔ رحمت علی صاحب لاہور
۱۸۴۳۔ عبد القادر صاحب لائلپور
۱۸۴۴۔ محمد اسحاق صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۸۴۵۔ محمد خلیل صاحب اڑیسہ
۱۸۴۶۔ مردان علی صاحب گجرات
۱۸۴۷۔ محمد تاج صاحب ″
۱۸۴۸۔ مسمات برہان صاحبہ ″
۱۸۴۹۔ مشتاق علی صاحب ″
۱۸۵۰۔ سکینہ بی بی صاحبہ ″
۱۸۵۱۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۵۲۔ منشی صاحب ″ گورداسپور
۱۸۵۳۔ غلام الدین صاحب ″
۱۸۵۴۔ مختار بی بی صاحبہ ″
۱۸۵۵۔ شاہ محمد صاحب کپورتھلہ
۱۸۵۶۔ چودھری محمد خان صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۵۷۔ نیر صاحب کشمیر
۱۸۵۸۔ خدا بخش صاحب سرگودہا
۱۸۵۹۔ غلام رسول صاحب گورداسپور
۱۸۶۰۔ عبد الکریم صاحب ملتان
۱۸۶۱۔ ولی محمد صاحب ہوشیارپور
۱۸۶۲۔ کرم الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۶۳۔ حشمت بی بی صاحبہ ″
۱۸۶۴۔ نعمت خان صاحب ″
۱۸۶۵۔ سردار خان صاحب ″
۱۸۶۶۔ صفدر خان صاحب ″
۱۸۶۷۔ ایوب خان صاحب ″
۱۸۶۸۔ غلام محمد صاحب ″

"تاجروں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ وہ (وقارِ عمل کے لئے) ہر دن چھٹی کر سکتے ہیں"۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین) ۲۷ نبوت بروز جمعہ ۸½ بجے صبح

292

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی غریب نوازی

حدیث :- عن ابی ھریرۃ رضؓ ان رجلاً اسود او امراۃ سوداء کان یقیم المسجد فمات فسال النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنه فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی به دلونی علیٰ قبرہٖ او قال علیٰ قبرھا فاتی قبرہٗ فصلّی علیھا :۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک حبشی مرد یا حبشی لونڈی (پچھلے راوی کو بھول گیا۔) مسجد کی صفائی کرتی تھی۔ (فوت ہو گیا۔ یا فوت ہو گئی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو لوگوں نے عرض کیا۔ کہ وُہ تو فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے اطلاع کیوں نہ کی۔ اب مجھے بتاؤ۔ کہ اس کی قبر کہاں ہے چنانچہ آپ اس کی قبر پر گئے اور نماز جنازہ ادا کی :۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مساجد کی خدمت کرنا بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ خدا تعالےٰ حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو فرماتا ہے۔ وعھدنا الیٰ ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود الایہ یعنی ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل سے عہد لیا۔ کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک کرو۔

خدا کے اس فرمان پر غور کرو۔ کہ وُہ اپنے گھر کی صفائی کی ذمہ واری دو نبیوں پر ڈالتا ہے۔ خدا کے نزدیک دو ہی انعام سب سے بڑے ہیں۔ نبوت اور بادشاہت۔ یہ ہر دو نبی ان دونوں انعاموں سے سرفراز تھے۔ خدا تعالےٰ ان کو حکم دیتا ہے کہ تم میرے گھر کو طائفین۔ عاکفین۔ رکوع و سجود والوں کے لئے پاک و صاف رکھو۔ کیونکہ اس جگہ ہر طبائع کے لوگ آئیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وُہ ظاہری صفائی کو نہ دیکھ کر اُن کے باطن پر بُرا اثر پڑے :۔

خدا تعالےٰ کے اس حکم سے ہمیں بھی ضرور سبق حاصل کرنا چاہیئے مسجد کی صفائی۔ مسجد کی صفوں کا انتظام۔ خوشبو وغیرہ کا انتظام۔ مسافروں کے لئے آسائش و آرام کے اسباب۔ مسجد میں اپنے ہاتھوں سے جھاڑو دے کر صفائی کرنا وغیرہ امور ہمارے باعثِ شرف و عزت ہیں۔ مساجد کی صفائی میں کوشاں رہنا گویا کہ ابراہیمی مسند پر بیٹھنے کے مترادف ہے۔ اور ہمارے لئے خدا کی خوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے۔ پس احباب وقتاً فوقتاً گا ہے بگا ہے موقعہ ملنے پر مساجد کی صفائی ضرور کیا کریں۔

اس حدیث سے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت و محبت کا جذبہ اور اس بارہ میں آپ کا اسوۂ حسنہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ ایک حبشی لونڈی یا مرد مسجد نبوی کی صفائی کرتا تھا وہ فوت ہو گیا۔ وُہ رات کے وقت فوت ہوا۔ اور صحابہ رضؓ نے اس کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ آپ نے جب اسے نہ پایا۔ تو دریافت کیا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کی۔ کہ حضور وُہ تو فوت ہو گیا تھا اور رات کا وقت تھا۔ ہم نے آپ کے آرام کو مدنظر رکھتے ہُوئے اس کا جنازہ پڑھ کر دفن کر آئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے ضرور اطلاع کرنا تھی۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ مجھے اس کی قبر کا پتہ بتاؤ۔ اور اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔ اور نماز جنازہ ادا کر کے واپس تشریف لائے۔

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ جماعت میں سے کچھ حصہ نماز جنازہ پڑھ لے۔ تو دوسروں کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور ضروری نہیں ہوتا۔ کہ دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کی جائے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کہ سراسر پیکر محبت و شفقت تھے۔ اس کی قبر پر گئے۔ اور نماز جنازہ ادا کی۔ اس خیال کی تردید کے لئے۔ کہ لوگوں نے بوجہ اس کے کہ وُہ غریب حبشی سیاہ فام۔ مسافر۔ اور کم وجاہت والا تھا۔ مجھے نہیں بلایا :۔

اس حدیث سے ہمیں ایک اور سبق حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ یہ امر ہمارے لئے باعثِ صد افسوس ہے۔ کہ ہم کسی کو حقیر و غریب جانتے ہُوئے اس کے کام نہ آئیں۔ بلکہ ہمیں ایک دوسرے کے کام کو کرنے کے لئے بلا امتیاز ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ یہ طریق سوسائٹی اور جماعت کے لئے از حد مفید ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی فعل و عمل و قول ایسا نہیں۔ جو کہ ہمارے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ خدائی ارشاد کے مطابق اسوۂ حسنہ نہ ہو۔ اور جب تک ہم اس اسوہ پر نہ چلیں۔ نہ خدا تعالےٰ کے محبوب بن سکتے ہیں۔ اور نہ دُنیوی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں :۔

کامل عبودیت کے پانچ گُر :

نوعِ انسان کی پیدائش کا مقصد وحید صرف اور صرف اس قدر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور اپنی کامل عبودیت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی میں نے جن و انس کی پیدائش کی غرض صرف یہ رکھی ہے۔ کہ وُہ میرے کامل فرمانبردار ہوں۔

کامل عبودیت کے اظہار کے لئے پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ پہلا گُر تو یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی کامل تعظیم کرے۔ ایسی کامل و اکمل تعظیم ہو۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی تعظیم مقصود و مدنظر نہ ہو۔ دُوسرا گُر یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے "کامل امید" ہو۔ امید کرنا تو طبعی امر ہے مثلاً کوئی افسر کسی کو امید دلاتا ہے کہ تمہیں فلاں کام پر لگا دیں گے۔ پس امید رکھنا منع نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس امید کو ایسا درجہ دینا کہ اگر اس افسر نے یہ کام نہ کیا۔ تو ہمارے لئے دُنیا میں کوئی چارہ باقی نہ رہے گا۔ ایسی امید انسانوں کے متعلق کرنا خواہ وُہ نبی ولی۔ بزرگ ہی کیوں نہ ہوں۔ سخت گناہ ہے۔ کامل امید صرف اور صرف خدا پر رکھنی چاہیئے۔ ضروری ہے۔ کہ ہم کامل امید اس سے ہی کریں۔ جو کامل قدرتوں والا ہے کیونکہ وُہ کسی لمحہ بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہونے والا نہیں۔ اور نہ ہی ہم اس سے اوجھل ہو سکتے ہیں۔ تیسرا گُر خدا تعالےٰ سے "کامل خوف" کا جذبہ دل و دماغ پر طاری ہو۔ ایک انسان کا دوسرے سے کسی وجہ کے اثر میں آ کر خوف کھانا طبعی امر ہے۔ لیکن اس خوف کو ایسا درجہ دینا۔ کہ خدا تعالےٰ میں کوئی قدرت نہیں سخت منع ہے۔ کامل خوف کا اظہار صرف خدا کے سامنے ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مقتدر اس قدر صاحب اقتدار ہے کہ وُہ ان کو اپنی گرفت میں کر سکتا ہے۔ جن سے دُنیا کے لوگ طبعی امر کی وجہ سے خوف کھاتے ہیں۔ پس کامل خوف خدائے واحد قہار سے کرنا ضروری ہے۔

کامل عبودیت کے اظہار کے لئے چوتھا گُر خدا تعالےٰ سے کامل محبت کرنا ہے۔ محبت بھی ایک طبعی جذبہ ہے۔ انسان اپنے ماں باپ بیوی بچوں۔ دیگر رشتہ داروں دوست و احباب کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ یہ محبت کرنا حرج کی بات نہیں۔ لیکن انسان ایسی محبت کرے۔ کہ خدائی محبت انسانی محبت کے سامنے ماند ہو جائے۔ وُہ محبت خدا تعالےٰ سے روگردانی کرنے والی ہو گی۔ حضرت ابراہیمؑ کی مثال پر غور کرو۔ کیا آپ کو اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ سے جو کہ کبر سنی میں پیدا ہُوئے کچھ کم محبت ہو گی۔ لیکن خدا کی مشیت کو پورا کرنے کے لئے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

پانچواں گُر خدا کے سامنے "کامل تذلل" ہے یعنی اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سامنے کچھ نہ سمجھنا۔ اور اپنے نفس کو حقیر درجہ بھی نہ دینا

کیا مصلح موعود کے لئے صاحب وحی اور مامور ہونا ضروری ہے؟

مولوی محمد علی صاحب کے ایک مایۂ ناز اعتراض کا مدلل جواب

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے اپنے رسالہ "المصلح الموعود" میں سب سے بڑا اعتراض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے "مصلح موعود" ہونے پر یہ کیا ہے کہ

"جو شخص مصلح بھی ہے اور موعود بھی اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اول اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے کلام سے مشرف فرما کر مامور کیا ہو۔ دوم اسے یہ بھی اطلاع دی ہو۔ کہ تو وہ موعود ہے"۔

(رسالہ المصلح موعود صٓ مطبوعہ جون ۱۹۴۲ء)

نیز لکھا کہ

"کیا ... حضرت مسیح موعود کے پرانے سے پرانے خادموں میں کوئی ایسا بھی تھا۔ جس نے حضرت صاحب کے دعوے سے پہلے کوئی پیشگوئی نکال کر کہا ہو۔ کہ حضرت اس پیشگوئی کی رُو سے مسیح موعود آپ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ کسی نے تعین کر کے فیصلہ بھی کر دیا ہو"۔ (" " صٓ)

پھر بطور تحدی لکھا ہے۔

"کوئی موعود مامور یا مصلح دنیا میں ایسا نہیں ہوا۔ کہ قبل اس کے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی وحی اور الہام سے مشرف کیا ہو۔ اس پر وہ پیشگوئیاں جو اس کی آمد کے متعلق تھیں دوسرے لوگوں نے چسپاں کی ہوں" (" " صٓ)

پہلا جواب

جناب مولوی محمد علی صاحب کے ان تینوں اعتراضات کا پہلا جواب جیسا کہ الفضل میں گزشتہ دنوں شائع ہوا ہے یہ ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی مندرجہ اشتہارات مسیح موعود علیہ السلام میں کوئی بھی عبارت اشارۃً یا کنایۃً اس امر پر دال نہیں۔ کہ مصلح موعود بذریعہ وحی و الہام دعوے کریگا یا وہ مامور ہوگا۔ اور رسالہ الوصیت میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ الگ اور مستقل پیشگوئی ہے۔ زیر بحث پیشگوئی جو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء وغیرہ تک کے اشتہارات میں کی گئی ہے۔ اس میں مصلح موعود کا صاحب وحی و الہام یا مدعی اور مامور ہونا کہیں مذکور نہیں۔ اور ان میں جو صفات و نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ چونکہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر چسپاں ہوتے ہیں لہٰذا آپ ہی مصلح موعود ہیں۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب نے اقرار کیا ہے کہ

(الف) "حضرت صاحب نے پہلے مصلح موعود والے الہام کے پہلے حصہ کو بشیر اول پر اجتہاداً لگایا۔ اور وہ فوت ہو گیا پھر اجتہاداً دوسرے حصۂ الہام کو مبارک احمد پر لگایا۔ اور وہ بھی فوت ہو گیا"۔

(المصلح الموعود صٓ۲۴)

(ب) "آپ نے کھلا کھلا اجتہاد مصلح موعود ہونے کا مبارک احمد کی نسبت کیا ہے اور ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی صرف اسی پر لگائی ہے"۔ (" " صٓ)

(ج) "حضرت مسیح موعود نے یہ خیال کیا تھا۔ کہ مبارک احمد ہی وہ موعود لڑکا ہے"

(" " صٓ۲۵)

اب جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے شرائط کے بموجب جواب دیں۔ کہ کیا صاحبزادہ بشیر اول اور صاحبزادہ مبارک احمد نے بذریعہ وحی دعوئے ماموریت کیا تھا۔ اور کیا خدا نے بھی ان کے موعود ہونے کی پہلے اطلاع دے دی تھی۔ کہ جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی مصلح موعود کو ان پر چسپاں فرمایا؟ اگر نہیں تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل یعنی ان دونوں پر پیشگوئی چسپاں کرنے نے مولوی محمد علی صاحب کے ہر سہ شرائط کی خود ساختگی اور بطالت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے یا نہیں؟

(۲) جناب مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ صحاح ستہ میں مذکور ہے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کی پیشگوئی فرمائی ہوئی تھی۔ (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح مجتبائی صٓ۵۵۵ و صٓ۵۵۷ و صٓ۵۶۱)

یعنی یہ تینوں موعود تھے اور مصلح بھی ہوئے کیونکہ خلیفہ تھے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے قواعد خود ساختہ کے بموجب کیا ان تینوں نے بذریعہ وحی و الہام مامور ہونے کا دعوے کیا۔ اور کیا خدا تعالیٰ نے بھی ان کو بذریعہ وحی موعود ہونے کی اطلاع دی۔ بالخصوص جبکہ حضرت عثمانؓ نے اپنے موعود خلیفہ ہونے کا اقرار بھی فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ صٓ۵۶۳) کیا مولوی صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

یاد رہے کہ حضرت ابوبکرؓ وغیرہما کا بذریعہ وحی و الہام موعود مصلح ہونے کا دعوے کرنا یا خدا کی طرف سے انہیں موعود ہونے کی اطلاع ملنا تو کجا غیر مبائعین کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کا صاحب الہام ہونا بھی ثابت نہیں۔ چنانچہ ان کے ایک رسالہ میں مرقوم ہے کہ:۔

"ابوبکر کی بادشاہت تو معلوم ہے۔ مگر صاحب الہام ہونے کے متعلق ہمارے سامنے کوئی ثبوت موجود نہیں"

(رسالہ تقریریں اور ان کا جواب صٓ۹)

اب ذرا مولوی صاحب اپنے خود ساختہ تینوں قواعد کو ان تینوں موعود خلفاء پر چسپاں کر کے دکھائیں۔

(۳) اسی طرح مولوی محمد علی صاحب مانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصلاح امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین کی آمد کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"انہی محدثین میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص مصلحت سے اصلاح خلق کے کام کے لئے چن لیتا ہے۔ اور اس امت کے لئے یہ اس کا وعدہ ہے۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ یہ مجدد دین ایک گونہ رسالت کا منصب رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے حکم سے مبعوث ہوتے ہیں"۔

(النبوۃ فی الاسلام صٓ۱۸۳)

اس حوالہ میں مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ مجددین کی بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے "وعدہ" ہے یعنی وہ موعود ہیں۔ اور وہ "اصلاح خلق کے کام کے لئے" مبعوث ہوں گے۔ یعنی مصلح ہوں گے۔ گویا امت محمدیہ کے جملہ مجددین موعود اور مصلح ہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب کے مذکورۃ الصدر ہر سہ قواعد کی رُو سے سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی بھی غالباً مولوی صاحب کے نزدیک مجدد ہونا ثابت نہیں ہو سکے گا۔ تاوقتیکہ مولوی صاحب یہ نہ ثابت کر لیں۔ کہ ان سب مجددوں کو:۔

"اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے کلام سے مشرف فرما کر مامور کیا"

اور پھر ان میں سے ہر ایک کو "یہ بھی اطلاع دی ہو۔ کہ تو وہ موعود ہے"۔

(المصلح الموعود صفحہ ۱۴)

(۴) غیر مبائعین کو یہ بھی مسلّم ہے کہ حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بھی موعود خلیفہ تھے چنانچہ (الف) مولوی محمد علی صاحب اپنے مشہور رسالہ "ایک نہایت ضروری اعلان" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میں نے صرف چند لفظ یہاں نقل کئے ہیں۔ ورنہ آٹھ صفحے حضرت خلیفۃ المسیح کی تعریف سے بھرے ہوئے ہیں۔

جو تمام اس مضمون کے ہیں۔ کہ وہ نبوت کے نور سے روشن ہے ...... وہ دین کے خادموں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بقاء سے اسلام اور مسلمانوں کی تائید کرے گا (جس سے صاف خلافت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے)" (ایک نہایت ضروری اعلان صفحہ ۱)

ان سطور میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفہ اول کو موعود مانا ہے۔

اب وہ بتائیں۔ کہ کیا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ نے بھی بذریعہ وحی و الہام مامور ہونے کا دعوےٰ کیا تھا؟ اور کیا آپ کو خدا تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہ آپ ہی وہ موعود خلیفہ ہیں۔ جن کی آئینہ کمالات اسلام میں پیشگوئی کی گئی ہے۔؟ اگر ایسا نہیں تو مولوی محمد علی صاحب نے کیونکر ایک پیشگوئی کا مصداق حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو قرار دے دیا؟ جبکہ حضرت خلیفہ اولؓ کا صاحب وحی ہونا تو الگ رہا۔ آپ نے اس کا دعوےٰ بھی نہیں کیا۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ "اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہیں تمہاری کیا ضرورت ہے" (رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۷۶)

ان تمام امور کی موجودگی میں مولوی صاحب نے جو "مصلح موعود" کے لئے بذریعہ وحی و الہام دعوےٰ کرنے اور خدا کی طرف سے "موعود" ہونے کی اطلاع دیا جانا ضروری قرار دیا ہے کیا اس کی کچھ بھی حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دعوےٰ ماموریت کے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی پیشگوئی کو آپ پر چسپاں کر کے مولوی محمد علی صاحب نے تو اپنے قواعد و شرائط کی بطالت پر خود ہی مہر تصدیق ثبت کر لی ہے۔

(ب) علاوہ موعود خلیفہ کے غیر مبائعین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موعود۔ مہدی بھی مانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

(۱) "آپ وہ مہدی ہیں۔ جن کے متعلق آثار میں آچکا تھا۔ کہ وہ مسیح موعود کی امامت کرائیں گے۔ اور ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ اور ان کا عرصہ خلافت چھ سال تک ہوگا" (رسالہ المہدی دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۷)

(۲) "ہم ...... حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو حضرت اقدس کے بعد اپنا ایک واجب الاطاعت امیر اور دینی پیشوا یعنے امام مانتے ہیں۔ بلکہ بموجب حدیث ذو شعبہ مہدی بھی یقین کرتے ہیں" (" " " صفحہ ۵۶)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نہ صرف موعود خلیفہ تھے بلکہ مہدی معہود بھی تھے۔ تو کیا ان کے موعود اور مصلح ہونے میں شک کرنے کی کوئی بھی گنجائش ہے۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف و اشتہارات میں جس اپنے فرزند کے "مصلح موعود" ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے مولوی محمد علی صاحب اس کو خود ساختہ اصول پر پرکھنے کے بغیر ماننے کو تیار نہیں۔

(۵) مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ "کوئی موعود مامور یا مصلح دنیا میں ایسا نہیں ہوا۔ کہ قبل اس کے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی وحی اور الہام سے مشرف کیا ہو۔ اس پر وہ پیشگوئیاں جو اس کی آمد کے متعلق تھیں دوسرے لوگوں نے چسپاں کی ہوں" (المصلح موعود صفحہ ۱۱)

اس اصل کا بطلان گو اس دجہ سے ہو چکا ہے۔ تاہم حضرت خلیفہ اولؓ اور مولوی محمد علی صاحب کے اصول میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان کا خود ساختہ اصل درست اور صحیح ہے۔ تو پھر اول جناب پیر منظور محمد صاحب نے جب حضرت خلیفہ اولؓ اور آپکے قول کے مطابق "مہدی" کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ "مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں ہی ہیں"۔ تو کیا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی اس اصل اور قاعدے سے آگاہ نہ تھے۔ جو آپ نے جواب میں فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب سے کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔ (تشحیذ الاذہان بابت ماہ مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۸)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی مولوی محمد علی صاحب کا بیان کردہ اصل غلط ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب
اور
مصلح موعود کی پیشگوئی

جناب مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے جنہیں مولوی محمد علی صاحب "فرشتہ" مانتے اور جن کی شہادت کو ایک مامور کے الہام سے بھی زیادہ وقعت دیتے ہیں۔ جنوری ۱۹۱۴ء میں جماعت کے سامنے ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا کہ:۔

"جو الہام ذریت طیبہ کے ہیں ...... آثار ان الہامات کے پورے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ (یعنے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ۔ ناقل) امام ہیں۔ اور انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے۔ جیسے کہ الہام میں تھی۔ اور میں نے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں۔ کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں۔ جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے"۔ (اخبار بدر ضمیمہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۴ء صفحہ ۱)

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں کہ جنوری ۱۹۱۴ء میں ہی مولوی سید محمد احسن صاحب نے کیوں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور سبز اشتہار وغیرہ میں مندرجہ پیشگوئی دوبارہ "مصلح موعود" کا مصداق قرار دے دیا۔ جبکہ حضور مسند خلافت پر بھی متمکن نہ ہوئے تھے۔

ان تمام واقعات سے جو تقریباً سارے کے سارے غیر مبائعین کو مسلم ہیں روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ "مصلح موعود" کے لئے صاحب وحی اور مامور ہونا ہرگز ضروری نہیں کیونکہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی میں کہیں ایسا ذکر نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ اسے بذریعہ وحی موعود ہونے کی اطلاع دی جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا کہ موعود مصلح کے ظہور سے قبل بھی پیشگوئیوں کو اس پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ اصول کو مان لیا جاوے۔ تو نہ صرف حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور مجدد دین امت سچے ٹھہر سکتے ہیں۔ اور نہ حضرت خلیفہ اولؓ۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

اعلان ضروری

حبیب احمد صاحب آف ٹریچ سامانہ ریاست پٹیالہ نے اپنے آپ کو سلسلہ سے علیحدہ ہونے کا چونکہ خود اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی جماعت ان کو اپنا فرد نہ سمجھے۔ اور تمام احمدی احباب انہیں خارج از جماعت تصور کریں۔ اور ویسا ہی ان سے معاملہ کریں۔ بغرض اطلاع و تعمیل جماعت ہائے احمدیہ اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔
قیمت کیصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ر
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۴۸۸ :- منکہ صادقہ فرحت خانم زوجہ اقبال احمد خاں صاحب ایاز قوم گگے زئی افغان عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور اکبری ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ش ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانسو روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس زیور طلائی ۸ تولے جس کی قیمت موجودہ لحاظ سے تقریباً چار صد روپیہ بنتی ہے۔ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کل کا ۱/۱۰ حصہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو وہ مجرا ہوگی۔

الامۃ :- صادقہ فرحت خانم زوجہ اقبال احمد خاں کلانوری مری روڈ راولپنڈی
گواہ شد :- اقبال احمد خان ایاز خاوند موصیہ
گواہ شد :- افتخار احمد خان کلانوری۔

نمبر ۶۳۰۹ :- منکہ سردار بیگم زوجہ باز خان صاحب قوم چیپ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۸۹۲ء ساکن فورنگ ڈاکخانہ آڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھ کو مبلغ ۵ روپے اپنے خاوند کی طرف سے بطور عطیہ ملتے ہیں۔ جو میرے پاس اسوقت موجود ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت یکمشت یا بذریعہ قسط مبلغ ۱۲ روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے رسید حاصل کروں گی اس کے سوا مجھے اپنے بیٹے عزیز ڈاکٹر محمد خاں صاحب کی طرف سے بھی مبلغ ۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یکم نومبر ۴۲ء سے ایک روپیہ آٹھ آنہ کے حساب سے ماہ بماہ ادا کر کے رسید حاصل کرتی رہوں گی۔ جو حق مہر میرے خاوند کے ذمہ تھا۔ اس کو عرصہ ہوا کہ میں وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :- سردار بیگم
گواہ شد :- محی الدین
گواہ شد :- باز خاں سکنہ فورنگ خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۳۱۰ :- منکہ محمود الحسن ولد ڈاکٹر لعل محمد صاحب قوم ہندوستانی پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن حال ڈنڈی وہم قصبہ ڈاکخانہ خاص ضلع جنوبی ارکاٹ صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری موجودہ جائیداد صرف منقولہ ہے۔ اور اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) نقد مبلغ چھ ہزار روپیہ۔ (۲) اثاثۃ البیت یعنی کپڑے فرنیچر وغیرہ تخمیناً ایک ہزار روپیہ۔ (۳) موٹر کار استعمال شدہ قیمتی قریباً دو ہزار پانسو روپیہ۔ کل ۹۵۰۰ روپے کہ جس کا نصف چار ہزار سات صد پچاس روپے ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ایک تہائی حصہ کی (یعنی قیمتی تین ہزار دو صد روپے) صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ میں کوشش کرونگا۔ کہ حتی المقدور اسے بہت جلد بصورت نقد ادا کر دوں۔ لیکن اگر میں ایسا نہ کر سکا۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان مجاز ہوگی۔ کہ میرے متروکہ میں سے اس حصہ جائیداد کو وصول کرے۔ ماسوا اس کے اگر میری وفات کے وقت مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کا ایک تہائی حصہ وصول کرنے کا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل ہوگا۔ علاوہ اس کے مجھے سرکار انگریزی کی طرف سے ماہ بماہ تنخواہ ملتی ہے اور یہ مستقل آمدنی کی صورت ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ ہر ماہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور تاقید حیات پابند رہونگا۔

العبد :- محمود الحسن بقلم خود ڈنڈی وہم۔
گواہ شد :- سید احمد تاجر
گواہ شد :- محمد عبد اللہ بادشاہ۔

نمبر ۶۳۱۳ :- منکہ امۃ الغنی زوجہ مولوی محمد الدین صاحب قوم شیخ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ نفیسیاں طلائی وزن اندازاً دو تولے قیمت ۱۳۵ روپے بن طلائی تو ماشے قیمت ۳۵ روپے۔ کانٹے طلائی ۵ ماشے قیمت بیس روپے۔ انگوٹھی طلائی وزن پانچ ماشے۔ قیمت بیس روپے۔ لچھیاں نقری قیمت دس روپے کل میزان ۲۲۰ روپے۔ حق مہر ۳۰۰ روپے۔ جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میں اپنی کل جائیداد ۵۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں کوشش کرونگی۔ کہ اپنی وصیت کا حصہ اپنی زندگی میں سے ادا کر دوں۔ اگر خدانخواستہ نہ ادا کر سکوں۔ تو میرے ورثاء یا جائیداد سے وصول کیا جائے۔ اسوقت مجھے بطور الاؤنس اخراجات کیلئے دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ :- امۃ الغنی بقلم خود
گواہ شد :- محمد الدین خاوند موصیہ۔

سرمہ بے نظیر

یہ سرمہ جسکا اشتہار آپ کے سامنے ہے آنکھوں کی جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس سرمے سے بڑھ کر اور کوئی سرمہ نہ آج تک ایجاد ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔ پھر آپ کسی اور سرمہ کے خریدار نہ ہونگے۔

قیمت فی تولہ دو روپے
پتہ :- دیدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان سیانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کریوسوٹنگ پلانٹ (Creosoting Plant) ڈھلوال سے مورخہ ۱۷ جنوری ۴۳ء سے ۱۶ جنوری ۴۴ء تک قریباً ۲۰۰ ٹن لکڑی کی چرائی اور رندائی کا بورہ اٹھانے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ کی شرائط دستخط کنندہ ذیل سے مبلغ ایک روپیہ نقد ادا کرنے پر (جو واپس نہیں ہوگا) حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر مذکور مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۲ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور دوسرے کام کے دن ۱۱ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے۔

سلیپر کنٹرول آفیسر نادرن گروپ سلیپر پول لاہور

294

طب جدید قادیان میں

حضرت استاد الاطباء حکیم احمد دین صاحب مرحوم موجد طب جدید شاہدرہ کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ دیگر شہروں کی طرح قادیان میں بھی طب جدید کے طریقہ علاج کو رواج دینے کیلئے ایک مستقل اور مستحکم بنیاد قائم کی جائے۔ سو الحمد للہ! کہ مرحوم کی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے طب جدید کی ایک شاخ مستقل طور پر قادیان میں قائم کر دی گئی ہے۔ اور اب شاہدرہ میں میرے بڑے بھائی حکیم مختار احمد صاحب ممتاز کام کرتے ہیں اور میں قادیان میں کام کرتا ہوں۔ آئندہ جو دوست براہ راست مجھے مخاطب کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر یاد فرمادیں۔

حکیم محمد صدیق بھتیجہ و شاگرد حکیم احمد دین صاحب مرحوم شفاخانہ طب جدید قادیان

ہر احمدی اسے بغور ملاحظہ کرے!

چار مہینہ میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کی آسان ترکیب

۱۔ سب سے پہلے کلید ترجمہ قرآن مجید کے اکیاسی سبق جو ایک سو ساٹھ صفحوں پر درج ہیں۔ بچوں کو اچھی طرح پڑھا کر یاد کرا دینے چاہئیں۔ (۲) اس کے بعد آپ ایک مترجم قرآن کریم لے لیں اور بچہ کو بغیر ترجمہ کا معتبر قرآن کریم لے دیں۔ اور اسے روزانہ ایک دو رکوع کا ترجمہ پڑھا دیا کریں۔ جب بچہ اپنا سبق پڑھ چکے تو اسے بتلا دیں کہ سبق یاد کرتے وقت جس لفظ کا ترجمہ یا معنے بھول جاؤ۔ اسے کلید کے دوسرے حصہ سے دیکھ کر یاد کر لیا کرو۔ کیونکہ دوسرے حصہ میں ہر رکوع کے ہر نئے لفظ کے معنے درج ہیں (۳) دوسرے روز نیا سبق اور ترجمہ پڑھانے سے پیشتر بچہ سے پہلے روز کے پڑھے ہوئے سبق کے نئے الفاظ کے معنوں کا امتحان لیا کریں۔

المشتہر:۔ شہید قادیان

حب ایارج فیقراء

وجہ تسمیہ:۔ ایارج یونانی لفظ ہے۔ اس کے معنے دوائے الٰہی۔ اور فیقراء کے معنی ہیں تلخ چونکہ اس کا جزو اعظم صبر اور شحم حنظل (تمے کا گودا) ہیں۔ اسلئے اسکے معنی ہوئے دوائے الٰہی تلخ۔ سب سے پہلے اسکو بقراط نے تیار کیا تھا۔ اس کے بعد شیخ الرئیس بو علی سینا نے کچھ ترمیم کی پھر جالینوس نے اور اس کے بعد جالینوس نے تیار کیا۔ مذکورہ بالا حکماء میں اس نسخہ کے تیار کرنے میں کچھ اختلاف ہے، ہم نے موجودہ طبی ضروریات کے لحاظ سے ہر چہار حکماء کے نسخوں سے استفادہ کر کے اپنے تجربہ کی بنا پر ایک بے بہا اور قیمتی نسخہ تیار کیا ہے۔ جس کی ہر شخص تعریف کر رہا ہے۔

فوائد:۔ صرع۔ مالیخولیا۔ فالج۔ سکتہ۔ رعشہ۔ لقوہ۔ تشنج۔ شقیقہ۔ دوار۔ بہرہ پن۔ درد گوش۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ ضیق النفس۔ درد گردہ۔ درد شانہ۔ عرق النساء۔ داء الثعلب (بال جھڑ) قروح کہنہ (پرانا زخم) گلٹیاں۔ استرخاء مثانہ۔ امراض بلغمی و سوداوی سیلس البول۔ بواسیر۔ اور سر کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ ہر موسم میں کھائی جا سکتی ہے۔ قیمت ۱۲ر فی تولہ

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ضروری اطلاع
معاونین چشمہ ہدایت کیلئے یہ ہے

کہ یہ کتاب مسیح موعود علیہ السلام کے ارادہ کی تکمیل (ملفوظات صفحہ ۳۷۷) میں تالیف کی گئی ہے اور حضور علیہ السلام کے اپنے ہی مقدس کلام سے ایک شاندار انتخاب تیار کیا گیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق تبلیغ تعلیم اور تربیت کیلئے بہترین چیز ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت

نہایت معقول مدلل اور عام فہم بحث آچکی ہے۔ یعنی مختلف ابواب اور سرخیوں کے ماتحت انسانی پیدائش کی غرض۔ ضرورت مذہب۔ افضلیت اسلام ہستی باری تعالیٰ۔ صفات باری تعالیٰ۔ توحید۔ رسالت فلاسفروں کی موجودگی میں ضرورت انبیاء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ افضلیت اور خاتم النبیین ہونا۔ ضرورت اور اکملیت قرآن۔ قرآن مجید کی امتیازی تعلیم درباره حقوق اللہ و حقوق العباد۔ ارکان اسلام کی فلاسفی۔ آخرت۔ بہشت و دوزخ۔ اخلاق فاضلہ اور تربیت وغیرہ امور پر سیر کن بحث آچکی ہے نصف کے قریب یہ کتاب چھپ چکی ہے باقی لکھی جا رہی ہے۔ لیکن اخراجات کتابت طباعت اور کاغذ کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اسوقت تک معاونین اصحاب کی طرف سے دو صد پینتیس ۲۳۵ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ مگر ابھی اتنے ہی روپے کی فوری ضرورت ہے۔ جن دوستوں نے معاونین میں نام دیئے ہیں۔ مگر ابھی روپیہ نہیں بھیجا۔ وہ جلد از جلد روپیہ بھیجدیں۔ اور جن دوستوں نے ابھی معاونت نہیں کی۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارادہ کی تکمیل اور ایک مفید اور ضروری کتاب کی طباعت میں معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ایک روپیہ فی نسخہ کے حساب سے احباب جلد از جلد ۵ دسمبر تک بھجوا دیں۔ کیونکہ اس کے بعد معاونین کی جو لسٹ کتاب کیساتھ بطور دعا اور یادگار شامل ہوگی۔ اسمیں ان کے اسماء چھپ نہیں سکیں گے۔ ہاں معاونت کے ثواب میں وہ ضرور شریک ہونگے۔

نوٹ:۔ اس کتاب کے چار صد نسخے مکمل ہو چکے ہیں اور صرف چھ صد باقی رہ گئے ہیں۔ خاکسار عبد الرحمن مبشر

روحانی علاج

استغفار۔ درود اور دعا ہے۔ جسمانی علاج کے لئے ہومیوپیتھک علاج موزوں اور لطیف ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ لیکوریا دیگر نسوانی امراض مردانہ پوشیدہ گندہ امراض۔ ذیابیطیس دمہ۔ دق۔ سفید داغ۔ بواسیر مرگی پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ ہائیوریا۔ ناسور کنٹھ مالا۔ تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوائیے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونے اور مرتے جانا۔ ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج "ہمدرد نسواں" جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خریدیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔ ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B. 99

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۲۴ نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوجیں سٹالن گراڈ کے جنوب میں جرمن مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھ گئی ہیں۔ ماسکو کی خبر ہے کہ تین سرخپوش فوجیں تیزی سے سٹالن گراڈ کے اندر لڑنے والی قریباً تین لاکھ جرمن فوجوں کے اردگرد اپنا گھیرا تنگ کر رہی ہیں۔ اپنے دور دراز کے سپلائی کے اڈوں سے کٹ جانے کے بعد سٹالن گراڈ کے رقبہ میں ڈون اور والگا کے درمیان چالیس میل کے علاقہ میں جرمن فوجیں بہت بے بسی سے پھنسی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مشرقی اور جنوبی ریلوے اور سڑک کی سپلائی لائنوں پر روسیوں نے جو ضرب لگائی تھی۔ اسے اور بھی مضبوط کر دیا گیا ہے۔ روسی فوجوں کے حملہ کے پانچ روز میں جرمنوں کے ۲۷ ہزار آدمی ہلاک ہوئے کئی مقامات پر تو جرمنوں کی شکست ابتری اور پسپائی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ ڈون کے موڑ کے علاقہ میں جرمنوں کو جنوب کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اور روسی فوجوں کا کیشیا کو جانیوالی ریلوے لائن پر ۶۰ میل پیشقدمی کی ہے۔ سفید جھنڈا جرمن خندقوں پر لہرا رہا ہے۔ جرمن رومانوی اور اطالوی قیدیوں کی لمبی لمبی قطاریں کاسک گھوڑ سواروں کی حراست میں مشرق کی طرف جا رہی ہے۔

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ الاغیلا پر حملہ بولنے والی برطانوی فوج نے اجابیہ اور جیالو پر قبضہ کر لیا ہے۔ الاغیلا سے ۳۰ میل مغرب میں لڑائی ہو رہی ہے۔ آج ٹیونس میں کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا معمولی جھڑپوں میں اتحادی دستوں نے چالیس محوریوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ تریپولی پر شدید بمباری کی گئی۔ امیر البحر ڈارلان نے الجزائر ریڈیو سے اعلان کیا۔ کہ فرانسیسی مغربی افریقہ نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا ہے۔ امریکہ کے فوجی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ شمالی افریقہ میں جو پہلی امریکن فوجیں اتریں۔ تو ان کے ۱۹۰ اشخاص ہلاک، زخمی اور لاپتہ ہوئے۔ انہیں سے زیادہ تر اوران اور کاسابلانکا پر قبضہ کرتے وقت ہلاک اور زخمی ہوئے۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ گوڈال کنال کے مورچوں پر امریکی فوج کا بایاں بازو ہوائی مدد سے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اسے دشمن کی سخت مزاحمت کا سامنا ہو رہا ہے۔ جزیرہ پر کسی اور بڑی سرگرمی کی اطلاع نہیں ملی۔ گوڈال کنال کے ہوائی اڈہ سے امریکی ہوائی جہازوں نے دریائے متانیکاؤ کے مغرب میں دشمن کے مورچوں پر مسلسل حملے کئے۔ آسٹریلین فوجیں گونا اور بونا میں داخل ہو گئی ہیں جو نیو گنی کے ساحل پر جاپانیوں کے دو آخری اڈے تھے۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ آسٹریلیوں نے بونا کے نزدیک کیپ انڈ اینڈ ویری پر قبضہ کر لیا ہے۔

سٹاک ہالم ۲۴ نومبر۔ برلن سے آج رات جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لیبیا میں ساحل کے ساتھ ساتھ جرمن لائنوں کے پیچھے برطانیہ کی چھاپہ پارٹیاں متواتر اتر رہی ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ آج دسویں امریکن ایر فورس کے کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ جاپانی دوسرے علاقوں میں بہت مصروف ہیں۔ اس لئے وہ ہندوستان کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ مصر کے سابق کمانڈر انچیف سر آچنلاک کو بمبئی کا گورنر مقرر کیا جانے والا ہے۔

مدراس ۲۴ نومبر۔ "ہندو" کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ حال ہی میں گورنر بمبئی پونا میں آغا خاں کے محل میں گاندھی جی سے ملنے گئے۔

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ سپلائی ڈیپارٹمنٹ نے ہندوستان میں تیار شدہ سارے ربڑ کے سٹاک کو خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص سرکاری اجازت کے بغیر ریل۔ سڑک یا سمندر کے ذریعہ ربڑ کسی دوسری جگہ نہیں بھیج سکتا۔

دھاروار ۲۴ نومبر۔ ہبلی اور ہری پار کے درمیان نیو دور ریلوے سٹیشن کی بلڈنگ پر ہجوم نے حملہ کیا۔ اور اسے جلا دیا۔

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ دہلی میں بھی سکوں کی قلت کو شدت سے محسوس کیا جانے لگا ہے۔ امپیریل بنک آف انڈیا میں نوٹوں کے تبادلہ میں چاندی اور نکل کے سکے تو بدستور دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن ۵۰ روپیہ سے زیادہ کے پیسے تبادلہ میں نہیں دیئے جاتے۔ حکام نے بھی نئے سکے بنانے کی اشد ضرورت کا احساس کر لیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ تانبے کے سکوں کی فراہمی کا جلد ہی انتظام کیا جائیگا۔ تانبے کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اسلئے لوگ تانبے کے سکوں کو پگھلا کر نفع پر بیچ رہے ہیں۔ جب نئے سکے بنائے جائینگے تو اس پہلو کا بھی خیال رکھا جائیگا۔

چنگنگ ۲۴ نومبر۔ ایک چینی فوجی ترجمان کے بیان کے مطابق جاپان، برما، سیام اور ہند چینی میں اپنی کمک بھیج رہے ہیں۔ فوجیں کشتیاں اور ٹینک دریائے سالوین کے مغربی کنارے پر جمع ہو رہے ہیں۔ جاپانی جنگی جہاز بھی یہاں پہنچ گئے ہیں اور فرانسیسی علاقہ پر فوجیں اتار دی ہیں۔ تین سو جاپانی ہوائی جہاز سائیگان پہنچ چکے ہیں۔

قاہرہ ۲۵ نومبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے آج موسم کی خرابی کے باوجود ٹیونس میں بیزرٹا کے ہوائی اڈہ پر بمباری کی جس سے کئی مقامات پر آگ بھڑک اٹھی سسلی کی اہم بندرگاہ پلمیرز پر بھی ہوائی حملہ کیا گیا۔ بم عین نشانہ پر لگے۔

لائلپور ۲۴ نومبر۔ نخود ۷ روپے ۱۱ آنے بنولہ پیور چار روپے بارہ آنے۔ دیسی ۴ روپے ۱۳ آنے توریہ ۷ روپے ۱۲ آنے۔ گھی ۹۰ روپے۔ کپاس دیسی ۱۰ روپے۔ نرما ۱۲ روپے ۴ آنے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ فرانسیسی مغربی افریقہ پر قبضہ کے بعد سے اتحادیوں کے مقبوضہ علاقہ میں ۱۸ لاکھ مربع میل اور ڈیڑھ کروڑ آبادی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ہوائی جہاز ڈاکر سے چھ گھنٹہ میں برازیل پہنچ سکتا ہے۔ ڈاکر فرانس کی تیسری اہم بندرگاہ ہے۔ جس میں بڑے بڑے بحری اور جنگی جہاز پناہ گزین ہو سکتے ہیں ڈاکر کی بندرگاہ میں جو فرانسیسی جہاز لنگر انداز ہیں۔ ان میں ۳۵ ہزار ٹن کا جنگی جہاز شیلیو بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں سات سات ہزار ٹن کے تین کروزر۔ تین تین ہزار ٹن کے تین تباہ کن جہاز اور کئی آبدوزیں یہاں موجود ہیں۔ ڈاکر کے قبضہ میں آجانے سے اتحادیوں کو محوریوں کے داخل ہو جانے کا خطرہ نہیں رہا۔

نیویارک ۲۴ نومبر۔ بحر الکاہل کی تین بڑی بحری لڑائیوں میں امریکہ کی بحری طاقت غالب اور برتر ثابت ہوئی ہے۔ تینوں مرتبہ جاپانیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور امریکہ کی بحری وزارت کے ایک تازہ بیان کے مطابق بندرگاہ پرل پر جاپانیوں کے حملے سے لیکر ۱۶ نومبر ۱۹۴۲ء تک گیارہ مہینوں میں جاپان کے ۱۳۲ بڑے جنگی جہاز تباہ غرق اور بیکار کئے جا چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ امریکہ کی وزارت جنگ کے ایک بیان کے مطابق ۲ ارب ۴۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان جنگ اور اسلحہ وغیرہ اکتوبر کے مہینے میں اتحادی ملکوں کو بھیجا گیا ہے۔ دیگر جنگی کوششوں کے متعلق ایک علیحدہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۴۲ء کے آخر تک ۶۰ لاکھ سے ۸۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز بنانے کا پروگرام یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو ہی ختم کر دیا گیا۔ امریکہ کے موٹر ساز کارخانوں نے اگست کے مہینے میں ایک ارب ۱۶ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان جنگ بنا کر بھیجا۔ فروری کے مہینے کے مقابلے میں یہ ۲۶ فیصدی زیادہ ہے۔ زراعت میں امریکہ کے کسانوں اور کاشتکاروں نے بھی ریکارڈ قائم کیا ہے فصلیں گذشتہ سال کی نسبت سو فیصدی زیادہ ہوئی ہیں۔

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ قلی لائن ناؤپاڑا پولیس سٹیشن کے قریب گذشتہ اتوار کے دن جھگڑا ہو گیا۔ جس میں چار اشخاص ہلاک اور ۱۶ مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نے مارکیٹ سے گائے کا گوشت خریدا اور اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ ایک ہندو نے اس کو دیکھ لیا۔ چنانچہ گالی گلوچ نے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر لی۔ اور لائین کے دونوں فرقوں میں خوب لڑائی

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر